سلسلۂ منشورات انجمن

وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ

دستور العمل

ندوۃ العلماء لکھنؤ

منظور شدہ جلسۂ خاص منعقدہ ۱۳/اپریل ۱۹۱۵ء

زیر اہتمام

انجمن معین الندوہ

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	دستور العمل ندوۃ العلماء لکھنؤ (منظور شدہ ۱۹۱۵ء)
مولفین	:	اراکین ندوۃ العلماء
کاتب	:	ڈاکٹر محمد عادل خاں ندوی
صحت خواں	:	Yethrosh
صفحہ ساز	:	Yethrosh
تعداد صفحات	:	۲۸
سنہ اشاعت	:	فروری ۲۰۲۵ء
ناشر	:	انجمن معین الندوہ

فہرست عناوین

قواعد و ضوابط ندوۃ العلماء

انجمن گوید......

ندوۃ العلماء انیسویں صدی کے آخری عشرے میں برپا ہونے والی ایک منظّم اصلاحی تحریک تھی جس میں اُس وقت کے ذی شعور اور بالغ نظر اعیان و مشائخ اور عبا قرہ وا کابر سرگرم نظر آتے ہیں۔اس تحریک نے اپنے دیگر مقاصد کے ساتھ بالخصوص مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے نصاب تعلیم کی اصلاح کی جانب توجہ کی اور اس محاذ پر مدتوں سرگرم رہی؛ اور اپنے اس مقصد کی تکمیل کی غرض سے ایک دارالعلوم بھی قائم کیا جہاں تحریک کے تمام اصلاحی نظریات کو عملی شکل دینے کی کوشش کی جاتی تھی۔ چونکہ تحریک ندوۃ العلماء میں تقریباً تمام مسالک کی سربرآوردہ شخصیات یکجا ہوگئی تھیں، اس لیے ندوۃ العلماء اپنے وقت کی نہایت طاقت ور اور موثر آواز بن کر ابھری۔ ایسی تحریک کو اور اس کے تمام شعبوں کو بے ضابطگی سے بچانے، انتشار سے محفوظ رکھنے، ناکامی سے دور رکھنے اور کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے بانیان تحریک نے ایک جامع اور مفصل دستور مرتب کیا اور ہمیشہ اس کی پاسداری کو لازم سمجھا۔ یہ تحریک جب تک دستور کے مطابق چلتی رہی، اس کے مقاصد کسی حد تک پورے ہوتے رہے۔لیکن جب دستور کو پس پشت ڈال کر یا حسب منشا ترمیم کر کے اسے عضو معطل بنا دیا گیا تو تحریک ندوۃ العلماء عملاً بے دست و پا اور نتیجتاً بے فیض ہو کر رہ گئی۔

دستور کی اسی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر فرزندان ندوۃ العلماء نے موجودہ اکابر ندوہ کے سامنے دستور کے نفاذ کا مطالبہ رکھا اور اس کی نقل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی، تا کہ دستور کے مندرجات وغیرہ سے آگاہی ہو اور اس کی روشنی میں موجودہ ندوہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے سکیں۔لیکن افسوس کہ فرزندان ندوہ کے اس مطالبہ کو یکسر نظر انداز کر کے انھیں اپنی ہی برادری میں بے گانہ بنا دیا گیا اور دستور کی کوئی نقل بھی فراہم نہیں کی گئی۔ چنانچہ اس طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد دستور کی آن لائن تلاش شروع ہوئی اور خوش قسمتی سے ریختہ پر ۱۹۳۶ء کا شائع شدہ ایک نسخہ دستیاب ہو گیا۔ دستورِ قدیم کے مطالعہ کے بعد اس کی اہمیت ان فرزندوں کی نگاہوں میں دو چند ہو گئی اور ان کا مطالبہ شدت اختیار کرنے لگا۔اس آواز کو مزید موثر بنانے کے لیے ندوہ کے اِن فرزندوں نے ''انجمن معین الندوہ'' کے نام سے ایک سابق انجمن کا احیا بھی کیا، جس کے بعد دستور کے نفاذ کے مطالبہ کی گونج ندویوں کی پوری عالمی برادری میں سنی جا رہی ہے۔

بعد ازاں کارپردازان انجمن نے ارادہ کیا کہ ''سلسلہ منشورات انجمن'' کے تحت تحریک ندوۃ العلماء کے اہم دستاویزوں کو از سر نو شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے، تا کہ فضلائے ندوہ اپنی فکری و تنظیمی بنیادوں سے واقف اور اپنے

اکابر کی دوررس علمی اور تنظیمی حکمت عملی سے روشناس ہوں، تحریک کے زریں دور کی تاریخ ان کے سامنے ہو اور ساتھ ہی اسلاف کا یہ عظیم ورثہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی کاوش آپ کے روبرو ہے۔ ''دستور العمل ندوۃ العلماء منظور شدہ ۱۹۱۵ء'' ایک تاریخی دستاویز ہے جس کا تحریک کے قیام اور اس کے ارتقا میں کلیدی کردار نظر آتا ہے۔ یہ دستور نہ صرف بانیان ندوۃ العلماء کے مقرر کردہ اصولوں اور مقاصد کی عکاسی کرتا ہے، بلکہ اس باب میں بھی قول فیصل ہے کہ ان بزرگوں کی نگاہوں میں ندوۃ العلماء کی حقیقی غرض وغایت کیا تھی۔ نیز دستور کی یہ اشاعت نہ فقط ایک تاریخی دستاویز کو دوبارہ منظر عام پر لانے کی کوشش نہیں، بلکہ ندوہ کے فضلا، طلبہ اور محققین کو یہ باور کرانے کی سعی بھی ہے کہ اکابر ندوہ نے کن نظریاتی بنیادوں پر اس تحریک کی عمارت کھڑی کی تھی اور کس قسم کے مصالح ان کے پیش نظر تھے۔ ہم تمام بہی خواہان ندوہ اور فضلائے ندوہ کو اس دستور کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ دستور ابنائے قدیم وجدید کے لیے ایک فکری رہنما ثابت ہوگا اور ساتھ ہی انھیں اپنے علمی و تنظیمی ورثہ سے حقیقی وابستگی کا احساس بخشے گا۔

کارپردازان انجمن معین الندوہ

انیس فروری دو ہزار پچیس عیسوی

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر

دستور العمل

ندوة العلماء

لکھنؤ

منظور شدہ جلسہ خاص منعقدہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۵ء

حسب ایمائے

مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب بی ایس سی ایم بی ۔ بی ایس

ناظم ندوة العلماء لکھنؤ

در عمدۃ المطابع واقع لکھنؤ مطبوع گردید

(دستور العمل ندوة العلماء منظور شدہ ۱۹۱۵ء کے سرورق کا عکس)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

تمہید

دفعہ۱: اس انجمن کا نام ''ندوۃ العلماء'' ہوگا۔

دفعہ۲: صدر مقام اس انجمن کا شہر لکھنؤ ہوگا۔

دفعہ۳: ندوۃ العلماء کو کسی پولیٹکل امر سے کوئی بحث یا تعلق نہ ہوگا، سوائے اس امر کے جس کی بابت خود گورنمنٹ اس کو مخاطب کرے۔

مقاصد ندوۃ العلماء

دفعہ۴: ندوۃ العلماء کے مقاصد حسب ذیل ہوں گے:

(۱) ترقی تعلیم
(۲) اصلاح طریقۂ تعلیم علوم عربیہ
(۳) اسلامی اخلاقِ حسنہ کی ترویج
(۴) اشاعت الاسلام
(۵) رفع نزاع باہمی
(۶) بہبودیِ عام اہل اسلام

دفعہ۵: **مجلس انتظامی اراکین ندوۃ العلماء کی وہ منتخب شدہ جماعت انتظامی ہے جس کے متعلق جملہ امور متعلقہ ندوۃ العلماء کا انصرام ہے۔** موجودہ وقت اراکین مجلس انتظامی کی فہرست مع تصریح نام اور پتے اور پیشے کے بطور ضمیمہ قواعد وضوابط انجمن ہذا کے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہے گی۔

قواعد وضوابط ندوۃ العلماء

نمبر(۱)
مراتب ابتدائی

دفعہ ۶: قواعد وضوابط ہذا کا نفاذ ۳/اپریل سنہ ۱۹۱۵ء سے ہوگا۔

دفعہ ۷: قواعد وضوابط ہذا کے نفاذ کی تاریخ سے تمام قواعد دستور العمل ماسبق جو اِن قواعد وضوابط کے خلاف ہوں گے، سب منسوخ و نا قابل عمل متصور ہوں گے، لیکن جو قواعد سابق اس کے خلاف نہ ہوں گے وہ بدستور جاری رہیں گے۔ اور ان قواعد کے موافق جو عمل کیا گیا ہو وہ بدستور جائز متصور ہوگا اور قائم رکھا جائے گا۔

دفعہ ۸: قواعد وضوابط ہذا میں الفاظِ ذیل کی تعبیر حسب ذیل کی جائے گی، الا اس صورت میں کہ محل بیان اس تعبیر کے خلاف ہو:

- **ندوہ** سے انجمن ندوۃ العلماء مراد ہے۔
- **اراکین** سے اراکین ندوۃ العلماء مراد ہیں۔
- **اراکین انتظامی** سے مجلس انتظامی کے منتخب شدہ رکن مراد ہیں۔
- **مجلس انتظامی** سے اراکین انتظامی کا جلسہ مراد ہے۔
- **دفعہ** سے دفعہ قواعد وضوابط ہذا مراد ہوگی۔
- **علما** سے مراد وہ اصحاب ہیں جو علوم اسلامیہ، فقہ، حدیث، تفسیر، اصول، کلام اور ان کے مبادیات کو مستند طریقہ سے حاصل کر چکے ہوں۔
- **مشائخ** سے مراد وہ حضرات ہیں جو صوفیہ کرام کے طرقِ مقبولہ میں سے کسی طریقے کے صاحب سلسلہ وصاحب ارشاد ہوں۔

- **حامی** سے حامیِ ندوۃ العلماء مراد ہے۔
- **فردِ کار روائی** سے مراد وہ فرد ہے جس میں کسی جلسہ میں پیش ہونے والے امور بہ ترتیب درج ہوں۔
- دفعہ ۱۶ میں جو عہدہ دار مذکور ہیں ان سے مراد وہ عہدہ دارِ ندوۃ العلماء ہیں جو قواعد و ضوابط ہذا میں اُس نام سے ملقب ہیں، مثلاً ناظم سے مراد ناظم ندوۃ العلماء ہے۔

نمبر(۲)

نظام ندوۃ العلماء

دفعہ۹: اراکین ندوۃ العلماء کی کوئی تعداد محدود نہ ہوگی۔

دفعہ۱۰: اراکین تین قسم کے ہوں گے:

(۱) ہر مسلمان جو سال میں کم سے کم پانچ روپیہ چندۂ رکنیت ادا کرے، وہ بابت سال رواں ''**رکن معمولی**'' متصور ہوگا۔

(۲) ہر مسلمان جو یک مشت کم سے کم سو روپیہ چندۂ رکنیت ادا کرے وہ ''**تا حیات رکن معمولی**'' متصور ہوگا۔

(۳) ہر مسلمان جس کو مجلس انتظامی بلا ادائے چندہ رکن منتخب کرے وہ ''**رکن اعزازی**'' متصور ہوگا۔

دفعہ۱۱: اراکین انتظامی کی تعداز یادہ سے زیادہ ۵۷ حسب مندرجہ ذیل ہوگی:

(۱) ممالک متحدہ آگرہ واودھ سے:	۲۷
(۲) پنجاب وصوبہ سرحد شمالی ومغربی سے:	۱۵
(۳) دہلی سے:	۳
(۴) بنگال سے:	۶
(۵) بہار سے:	۶
(۶) مدراس سے:	۳
(۷) بمبئی سے:	۳
(۸) ممالک متوسط وبرار سے:	۳
(۹) برھما سے:	۳
(۱۰) دیسی ریاستوں سے:	۶

مگر شرط یہ ہے کہ جس وقت انجمن طلباے قدیم دار العلوم ندوۃ العلماء کی رجسٹری ہو جائے، انجمن مذکور کو پانچ اراکین علما کے انتخاب کا حق ہوگا اور اس وقت سے ممالک متحدہ سے صرف پندرہ اراکین علما اور پنجاب اور صوبہ سرحدی سے صرف آٹھ اراکین علما منتخب ہوا کریں گے۔

دفعہ ۱۲: اراکین انتظامی کے انتخاب میں دو ضروری شرطیں ہمیشہ ملحوظ رکھی جائیں گی:

- اول یہ کہ وہ فرقہ اہل سنت والجماعت سے ہوں۔
- دوم یہ کہ ان میں دو ثلث علما و مشائخ اور ایک ثلث غیر علما و مشائخ کی نسبت قائم رہے۔

دفعہ ۱۳: حامیِ ندوۃ العلماء وہ مسلمان ہوگا جس کو مجلس انتظامی بلحاظ اس کے کہ وہ ملک میں با اثر اور ندوۃ العلماء کا خاص طور سے ہمدرد و مددگار رہے، بطور حامی منتخب کرے۔

دفعہ ۱۴: **سر پرست ندوۃ العلماء کا وہ ہوگا جس کو والیانِ ریاست، علماے عظام یا مشائخ جلیل القدر میں سے (جو مسلمانوں کے گروہِ عظیم کے پیشوا ہوں) مجلس انتظامی بطور سر پرست منتخب کرے۔**

دفعہ ۱۵: ندوۃ العلماء میں کام کے مختلف صیغے حسب ذیل ہوں گے اور ہر صیغہ کے انتظام کے لیے ایک جدا معتمد ہوگا۔ مجلس انتظامی کو جدید صیغے قائم کرنے اور موجودہ صیغوں میں رد و بدل کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۱) صیغۂ مال

(۲) صیغۂ دار العلوم

(۳) صیغۂ اشاعۃ الاسلام

دفعہ ۱۶: ندوۃ العلماء میں حسب ذیل عہدہ دار اعزازی ہوں گے یعنی ناظم، نائب ناظم اور مختلف صیغوں کے معتمد مثلاً معتمد مال، معتمد دار العلوم وغیرہ اور منقح حسابات۔

دفعہ ۱۷: ناظم، نائب ناظم، معتمدین اور کم از کم دو اراکین مقیم لکھنؤ کی ایک مجلس، جلسہ انتظامیہ انتخاب کرے گا، جس کا نام **"مجلس نظامت"** ہوگا، ناظم اس مجلس کا معتمد ہوگا۔

نمبر(۳)

انتخاب ومعزولی

دفعہ۱۸: کم سے کم دو اراکین انتظامی اگر بالاتفاق تحریراً کسی شخص کے رکن اعزازی منتخب ہونے کی تحریک ناظم سے کریں تو ناظم کو لازم ہوگا کہ اس کی اطلاع جملہ اراکین انتظامی کو کرے اور آئندہ مجلس انتظامی کی فردِ کارروائی میں اِس تحریک کو شامل کرے۔

دفعہ۱۹: حامیوں کے انتخاب کا طریقہ مثل طریقۂ انتخاب اراکین اعزازی کے ہوگا، لیکن اس تحریک میں پانچ اراکین کی تحریری تحریک اور کم سے کم دو ثلث آرا سے انتخاب لازم ہوگا۔

دفعہ۲۰: سرپرستوں کے انتخاب کا طریقہ بھی مثل طریقۂ انتخاب اراکین اعزازی کے ہوگا، لیکن اس تحریک میں جملہ اراکین انتظامی میں سے ایک ثلث اراکین کی تحریری تحریک اور کم سے کم تین ربع آرا سے انتخاب لازم ہوگا۔

دفعہ۲۱: اراکین انتظامی کا معمولی انتخاب پانچ سال کے لیے ہوا کرے گا اور مدتِ مذکور انتخاب کے پانچویں سال کی پہلی سہ ماہی میں ختم ہوا کرے گی؛ مگر جو حضرات بوقت نفاذ قواعد وضوابط ہٰذا اراکین انتظامی ہوں گے، وہ سب حسب ذیل مدت کے لیے منتخب متصور ہوں گے:

(۱) ایک خمس اُن میں سے سال آئندہ کی پہلی سہ ماہی کے آخر تک، اور ایک خمس سال مابعد کی پہلی سہ ماہی کے آخر تک، اور باقی اسی طرح خمس خمس تیسرے اور چوتھے سال اور باقی پانچویں سال کی پہلی سہ ماہی کے آخر تک۔

(۲) یہ امر کہ ان میں سے کس کی مدت سال آئندہ میں اور کس کی سالہائے مابعد میں پوری ہو، اُس مجلس انتظامی میں بذریعہ قرعہ اندازی کے طے ہوگا کہ جو نفاذ دستور العمل ہٰذا کے بعد پہلے پہل منعقد ہو۔

(۳) عہدہ دارانِ اعزازی کے لیے قرعہ اندازی نہ ہوگی بلکہ ان کی مدت رکنیت پانچویں سال یعنی آخری حصہ اراکین انتظامی کے ساتھ ختم ہوگی۔

دفعہ۲۲: اراکین انتظامی کا انتخاب حسب ذیل طریقہ سے عمل میں آیا کرے گا:

(۱) اراکین انتظامی میں جو جگہیں بسبب انقضاے مدت کے خالی ہونے والی ہوں، ان کے واسطے انتخابِ جدید معمولاً ہر سال کی پہلی سہ ماہی کی مجلس انتظامی میں ہوگا؛ اور اس کے لیے ناظم کو لازم ہوگا کہ دو ماہ قبل انقضاے مدت کے ایک فہرست اُن حضرات کے نام و عہدے کی جن کی میعاد ختم ہونے والی ہے مع صراحت اس امر کے کہ وہ کس کس صوبہ کے ہیں اور ان میں سے کون طبقہ علما ومشائخ میں سے ہے اور کون نہیں ہے، جملہ اراکین انتظامی ومعتمدین وانجمن ہاے معین الندوہ کی خدمت میں ارسال کرکے جدید انتخاب کے لیے پندرہ روز کے اندر نامزدگی طلب کرے۔

(۲) اراکین ومعتمدین انجمن ہائے معین الندوہ کو چاہیے کہ اس اطلاع کے پہنچنے پر پندرہ روز کے اندر دفعات ۱۱و۱۲ کے شرائط کے مطابق دونوں طبقوں کے لیے علاحدہ علاحدہ رکن نامزد کرکے ناظم کے پاس بھیج دیں؛ اور ناظم کو لازم ہوگا کہ جن حضرات کو کوئی انجمن معین الندہ یا کم سے کم دو رکن نامزد کریں، اُن کے نام کی فہرست مع صراحت اس امر کے کہ وہ کس کس صوبہ کے ہیں اور ان میں سے کون طبقہ علما ومشائخ میں سے ہے اور کون نہیں ہے مع نام نامزد کنندگان کے مرتب کرے اور کوئی مناسب تاریخ انقضاے مدت مذکور کے قبل کی مقرر کرکے مجلس انتظامی واسطے انتخاب کے طلب کرے اور اعلانِ جلسہ انتظامیہ کے ساتھ جملہ اراکین انتظامی کے پاس فہرست مذکور بھیج دے۔

(۳) اگر اُسی قدر نامزدگیاں بموجب شرائط دفعہ ۱۱و۱۲ کے ہوئی ہیں کہ جس قدر جگہیں خالی ہونے والی ہیں تو جملہ اصحاب نامزد شدہ منتخب متصور ہوں گے۔ لیکن اگر ایسی نامزدگیاں تعداد میں زیادہ ہوئیں تو مجلس انتظامی نامزد شدہ حضرات میں سے تعداد مطلوب کو تحریری آرا کے لحاظ سے منتخب کرلے گی۔ لیکن اگر اتفاقاً کوئی نامزدگی بموجب شرائط دفعاتِ مذکور کے نہ ہوئی ہو یا کل خالی جگہوں کے لیے کافی نامزدگی بموجب ان شرائط کے نہ ہوئی ہو تو مجلس انتظامی کو اختیار ہوگا کہ بلا لحاظ نامزدگی کے جس کو مناسب خیال کرے منتخب کرے۔

(۴) ہر صوبہ کے اراکین کے انتخاب میں اس صوبہ کی انجمن ہاے معین الندوہ کی نامزدگیاں خاص طور پر قابل لحاظ ہوں گی؛ اور اگر منتخب شدہ اراکین میں سے کوئی رکن ہونا منظور نہ کرے تو غیر منتخب شدہ نامزدگیوں میں سے جس کسی کی بابت زیادہ آرا نے اتفاق کیا ہو وہ منتخب متصور ہوں گے۔

(۵) اگر کسی اتفاق سے وقت مقررہ پر ناظم نے نامزدگی طلب نہ کی ہو تو ناظم کو لازم ہوگا کہ جس قدر جلد ممکن ہو بلا لحاظ انقضائے مدت مذکور کے مجلس انتظامی کا جلسہ انتخاب کے واسطے منعقد کرے۔ مگر بہرحال اراکین انتظامی کو کم سے کم پندرہ روز کا موقع نامزدگی کے واسطے ملنا اور پندرہ روز قبل جلسہ فہرست نامزدگی کا ان کے پاس پہنچنا ضروری ہوگا۔

(٦) جو جگہ کسی رکن انتظامی یا عہدہ دار کی قبل انقضائے مدت اتفاقاً خالی ہو جائے تو اس جگہ کا انتخاب بھی بقیہ مدت کے لیے قواعد ماسبق کے مطابق عمل میں آئے گا۔

دفعہ ۲۳: صدرِ انجمن جلسہ عام کے انتخاب میں مجلس استقبالی کی رائے خاص طور پر قابل لحاظ ہوگی اور انتخاب کا طریقہ یہ ہوگا کہ تاریخ جلسہ سالانہ مقرر ہونے کے بعد ناظم ایک ہفتہ کے اندر اراکین انتظامی و مجالس معین الندوہ و مجلس استقبالی کو صدر نامزد کرنے کی دعوت دے گا، اور دو ہفتہ کے اندر جس قدر نامزدگیاں موصول ہوں گی ان کو اراکین انتظامی کی خدمت میں مع نام نامزد کنندگان کے بھیج کر تحریری رائیں حاصل کرے گا۔ اور اس کے بعد دو ہفتہ کے اندر جس قدر تحریری رائیں وصول ہوں، کثرت آرا کے لحاظ سے نامزد شدہ اصحاب کی ایک فہرست ترتیب وار مرتب کرے اور اس ترتیب کے موافق یکے بعد دیگرے اُن سے منظوری حاصل کرے، اور جو صاحب منظور فرمالیں ان کی صدارت کا اعلان کردے۔

دفعہ ۲۴: ندوے کے دیگر عہدہ داران اعزازی اور اراکین مجالس ماتحت و مجلس نظامت کا انتخاب اراکین ندوہ میں سے مطابق قاعدہ انتخاب اراکین انتظامی کے پانچ سال کی مدت کے لیے ہوگا اور مدت مذکور انتخاب کے پانچویں سال کی دوسری سہ ماہی میں ختم ہوا کرے گی۔ مگر انتخاب عہدہ داران میں شرط یہ ہے کہ معتمد مال کے سوا باقی عہدہ دار صرف طبقہ علما میں سے منتخب ہوں گے۔ اور انتخاب ناظم کی کارروائی جلسہ سالانہ آئندہ میں بغرض تکملہ پیش ہوا کرے گی اور علاوہ صیغہ مال کے بقیہ صیغوں کے اراکین کے انتخاب میں شرط یہ ہے کہ دو ثلث ان میں طبقہ علما و مشائخ سے ہوں۔

دفعہ ۲۵: ہر رکن انتظامی و رکن مجلس صیغہ و رکن مجلس نظامت و عہدہ دار اعزازی جس کی جگہ انقضائے مدت کے سبب سے خالی ہو وہ پھر رکنیت یا عہدہ پر منتخب ہو سکتا ہے، اور جب تک اس کی جگہ دوسرا شخص منتخب نہ ہو جائے وہ اپنی جگہ پر باوجود انقضائے مدت قائم رہے گا۔

دفعہ ٢٦: ہر انتخاب کے بعد اصحاب منتخب شدہ کو انتخاب کی تحریری اطلاع ناظم کو دینا لازم ہوگا۔ اور اگر اطلاع اور ایک یاددہانی کے بعد پندرہ روز کے اندر وہ اپنی منظوری نہ بھیج دے تو یہ متصور ہوگا کہ انتخاب منظور نہیں۔ اور اگر وہ شخص بطور رکن انتظامی یا عہدہ دار اعزازی کے منتخب ہوا تھا تو اس کی جگہ پر دوسرے شخص کے انتخاب کی کارروائی جو دوران مدت میں اُس جگہ کے خالی ہونے کے قاعدہ کے مطابق کی جائے گی اور

جب تک کوئی شخص اپنے انتخاب کو منظور نہ کرے اس کا انتخاب مکمل متصور نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۷: ہر رکن عام و رکن انتظامی و عہدہ دار اعزازی و حامی و سر پرست کو اپنے منصب سے استعفا دینے کا اختیار ہوگا اور استعفا تحریری بنام ناظم بھیجا جائے گا۔ ناظم اس استعفا کو مجلس انتظامی آئندہ میں پیش کرے گا اور استعفا منظور ہونے پر وہ جگہ خالی متصور ہوگی، لیکن قبل منظوری مستعفی کو ہر وقت اپنا استعفا واپس لینے کا اختیار رہوگا۔

منظوری استعفا کے ساتھ مجلس انتظامی کو یہ بھی اختیار رہوگا کہ اس جگہ پر جدید باقاعدہ انتخاب ہونے تک جو عارضی انتظام مناسب سمجھے تجویز کر دے۔ اور اگر مستعفی بلا انتظار منظوری استعفا کے اپنا ضروری متعلقہ کام چھوڑ دے تو مجلس انتظامی کو اختیار رہوگا کہ تا فیصلہ جلسہ انتظامی اُس جگہ کا جو عارضی انتظام مناسب سمجھے تجویز کرے۔

دفعہ ۲۸: اراکین انتظامی کو اختیار ہوگا کہ کسی رکن عام یا رکن انتظامی یا رکن صیغہ یا رکن مجلس نظامت یا عہدہ دار اعزازی یا حامی یا سر پرست کو اُس کے منصب سے علاحدہ کر کے اُس کا نام فہرست سے خارج کر دیں، بشرطیکہ کم سے کم دس اراکین انتظامی اس کے اخراج کی تحریک مع مفصل وجوہ یکجا یا علاحدہ علاحدہ تحریراً ناظم کے پاس بھیجیں اور ناظم اس تحریر کو اس شخص کے پاس روانہ کرے جس کے اخراج کی بابت تحریک ہوئی ہے؛ تا کہ اگر وہ وجوہ اخراج کی بابت جواباً کچھ لکھنا چاہے تو اندر ایک ہفتہ کے تحریر کر کے ناظم کے پاس بھیج دے۔ اس کے بعد ناظم دونوں تحریروں کو یا درصورت جواب موصول نہ ہونے کے محض اول تحریر کو جملہ اراکین انتظامی کے پاس بھیج کر مجلس انتظامی میں پیش کرے اور مجلس انتظامی کم سے کم دو ثلث اراکین کی کثرت آرا سے منظور کرے۔

نمبر(۴)

اختیارات وفرائض

(الف) اراکین وحامیان وسرپرستان

دفعہ۲۹: جملہ اراکین وحامیان وسرپرستان ندوہ ہرجلسہ عام میں شریک ہوسکتے ہیں، ہرامرزیربحث سے متعلق گفتگو کرسکتے اوررائے دے سکتے ہیں اور ہرتحریک کے متعلق ترمیم پیش کرسکتے ہیں؛ اوراگرکوئی تحریک خود پیش کرنا چاہیں تو پہلے سے ناظم کواطلاع دے کرمجلس انتظامی کی منظوری حاصل کرنے اورفرد کارروائی جلسہ میں اس تحریک کے شامل ہونے کے بعد پیش کرسکتے ہیں اور جوروئداد اور کاغذات شائع ہوں بلاقیمت ان کے پاس بھیجے جائیں گے۔

دفعہ۳۰: ہررکن انتظامی وحامی وسرپرست کوحق ہوگا کہ ندوے اورتمام صیغہ جات ندوے کے دفاتر وکارروائی ہائے عملہ کا کلاً یا جزاً معائنہ کرے اورجس امرکی بابت جوچاہے صیغہ کے معتمد یاملازمین میں سے دریافت کرے اورجوکوئی امرخلاف قاعدہ معلوم ہواس کی تحریری اطلاع صیغہ کے معتمد یاناظم کومجلس انتظامی میں پیش کرنے کے واسطے بھیج دے۔ اگرمعتمد یاناظم ایسانہ کرے توشکایت کنندگان یادوسرے رکن انتظامی کو اختیارہوگا کہ اس تحریرکومجلس انتظامی کے آئندہ جلسوں میں بغرض تصفیہ وانتظام خود پیش کرے۔

دفعہ۳۱: جملہ اراکین انتظامی وحامیان وسرپرستان ندوہ ہرمجلس انتظامی میں شریک ہوسکتے ہیں اور ہرامرزیربحث کے متعلق گفتگو کرسکتے اوررائے دے سکتے ہیں؛ اوراگرخودکوئی تحریک پیش کرنا چاہیں تو ناظم کے پاس انعقاد مجلس کی اطلاع جاری کرنے سے قبل اپنی تحریک مع تائید ایک رکن انتظامی کے بھیج دیں، ناظم کو لازم ہوگا کہ آئندہ کی فرد کاروائی میں اس کوشامل کردے۔

دفعہ۳۲: جملہ اراکین انتظامی کوحتی الوسع ہرمجلس انتظامی میں شریک ہونا چاہیے اوراگرکسی وجہ سے شریک نہ ہوسکیں تو اُمور مندرجۂ فرد کارروائی کی بابت اپنی تحریری رائے ایک بند لفافہ میں رکھ کر اور لفافہ کے اوپر لفظ ''رائے''، جلی قلم سے لکھ کرایسے وقت بنام ناظم روانہ کریں کہ جلسہ کے وقت مقررہ سے پہلے پہنچ جائے۔

دفعہ۳۳: جب کوئی جلسہ عام یا جلسہ انتظامی منعقد ہوگی تو ناظم کو لازم ہوگا کہ باہر کے رہنے والے اراکین انتظامی کے قیام کے لیے قیام گاہ کا ایک روز قبل تاریخ مقررہ سے انتظام کرے اور باہر کے رہنے والے اراکین انتظامی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس مقام پر دوران ایام جلسہ میں قیام فرمائیں تاکہ ان کو باہم میل جول اور تبادلۂ خیالات سے مقاصد ندوہ کو فائدہ پہنچانے کا زیادہ موقع ملے۔

دفعہ۳۴: جملہ اراکین اور حامیوں اور سرپرستوں کی خدمت میں علاوہ دیگر کاغذات کے کارروائی ہائے مجلس انتظامی، مجلس نظامت ومجالس ماتحت ارسال کی جایا کرے گی۔

(ب) مجلس انتظامی

دفعہ۳۵: مجلس انتظامی کے اختیارات وفرائض حسب ذیل ہوں گے:

(۱) کل امور متعلقہ ندوہ اور جملہ صیغہ ہائے ندوہ کا انصرام مجلس انتظامی کرے گی۔ اور جو اختیارات کسی امر کی بابت کسی مجلس یا کمیٹی یا عہدہ دار یا رکن یا ملازم کو دیے گئے ہوں وہ زیر نگرانی و بہ پابندی احکام مجلس انتظامی عمل میں آئیں گے اور ہر حال میں مجلس انتظامی کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ خود مجلس انتظامی کو اپنی تجاویز منظور کردہ کی ترمیم وتنسیخ کا ہر وقت اختیار رہوگا، بشرطیکہ اس ترمیم وتنسیخ کی تجویز پہلے سے فرد کارروائی میں درج ہوکر اراکین انتظامی کے پاس بھیجی جا چکی ہو اور کم سے کم دو ثلث آرا ترمیم یا تنسیخ کے موافق ہوں۔

(۲) علاوہ دیگر امور کے جو صریحاً قواعد وضوابط ہذا میں مذکور ہیں یا جو ضمناً فقرہ دفعہ ۳۵ قواعد ہذا سے ظاہر ہیں مجلس انتظامی کو حصول وصرف سرمایہ وانتظام جائداد موقوفہ ومملوکہ ندوہ وتمام صیغہ ہائے ندوہ، خرید وفروخت جائداد واضافہ وترمیم وتخفیف عہدہ ہائے اعزازی وغیر اعزازی وتعین وترمیم اختیارات وفرائض عہدہ ہائے مذکورہ وتقرر وترقی وموقوفی ومعطّلی وبحالی وتنزل ملازمان وعام صیغہ ہائے ندوہ وترتیب ومنظوری وترمیم نصاب تعلیم دار العلوم وبجٹ وترمیم قواعد داخلہ طلبہ وعطاے وظائف دار العلوم وتعمیر وترمیم مکانات ندوہ وتقرر وفود سفرا وترمیم وتنسیخ تجاویز واحکام عہد داران کا اختیار رہوگا۔

(۳) مجلس انتظامی کو اختیار رہوگا کہ ہر صیغہ کے لیے ایک مجلس کم سے کم چھ اصحاب کی علاوہ معتمد کے اپنے اراکین میں سے منتخب کر کے قائم کرے اور یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی اور امر کے واسطے کوئی مجلس ماتحت تین یا زائد اراکین انتظامی کی قائم کرے، اور نیز یہ کہ ان مجالس صیغہ اور مجالس ماتحت و

مجالس نظامت کو اپنے اختیارات میں سے جس قدر اختیار چاہے عطا کرے اور ان کی کارروائی اور طرز عمل کے لیے قواعد مقرر کرے؛ لیکن ان مجالس صیغہ، مجالس ماتحت و مجلس نظامت اور تجاویز کی ترمیم و تنسیخ کا مجلس انتظامی کو اختیار حاصل رہے گا۔

(۴) مجلس انتظامی کو لازم ہوگا کہ جلسہ سالانہ عام کے زمانہ میں اوقات جلسہ کے باہر خاص علما کا ایک یا زائد جلسہ کر کے باہم تبادلۂ خیالات اور تجویزوں اور عملی کارروائیوں پر بحث کرنے کا موقع دے جو باعث استحکام ترقی ندوہ ہو اور عام وعظ کے لیے بھی ایک وقت مخصوص کر دے۔

دفعہ ۳۶: جب جلسہ انتظامی کوئی نیا عہدہ تجویز کر کے اس پر کسی کا تقرر کرے تو لازم ہوگا کہ اسے اختیارات و فرائض بھی تجویز کر کے اس کو اطلاع دے۔ اگر صرف عہدہ دار کا انتخاب کر کے اُس کے اختیارات و فرائض تجویز نہ کیے تو اس عہدہ دار کا اختیار وہی سمجھا جائے گا جو ناظم اس کے واسطے مقرر کرے۔

(ج) ناظم و نائب ناظم

دفعہ ۳۷: ناظم کے اختیارات و فرائض حسب ذیل ہوں گے:

(الف) ناظم کو علی العموم لکھنؤ میں قیام رکھنا ہوگا۔

(ب) علاوہ اراکین مقررہ مجالس ماتحت و صیغہ جات مختلفہ کے، ناظم باعتبار اپنے عہدہ کے ان تمام مجالس و صیغہ جات کا رکن ہوگا اور اُن میں شریک ہوا کرے گا۔

(ج) تمام ملازمین ندوہ و جملہ صیغہ جات ندوہ ناظم کے ماتحت ہوں گے اور تمام ملازمین کو سند تقرری مہری ندوہ و دستخطی ناظم دی جائے گی۔

(د) دفاتر ندوۃ العلماء کے کل ملازمین کے (خواہ کیسی تنخواہ کے ہوں) تقرر و موقوفی و معطّلی و بحالی و تنزل کا جو کسی خاص صیغہ سے تعلق نہیں رکھتے بہ پابندی بجٹ ناظم کو اختیار ہوگا جس کی اطلاع مجلس انتظامی مابعد میں بغرض منظوری کرنا لازم ہوگی۔

(ہ) علاوہ اخراجات منظور شدہ بجٹ کے اتفاقی اخراجات ۱۰۰ روپیہ ماہوار تک ناظم باختیارِ خود کرسکتا ہے مگر ایسا خرچ دائمی نہ ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے دائمی خرچ کی ضرورت درمیان سال کے پیش آئے جو بجٹ میں نہ ہو تو ناظم جلسہ انتظامی سے بذریعہ رپورٹ اس کی منظوری لے گا اور بعد منظوری کے وہ خرچ اس سال کے بجٹ کا ضمیمہ سمجھا جائے گا۔

(و) کسی صیغہ کے معتمد یا مجلس ماتحت کی یادداشت پہنچنے پر ناظم کا فرض ہے کہ جس امر کی شکایت ہو اس کا انتظام تا انعقاد جلسہ انتظامی کردے اور اس کی ایک مفصل رپورٹ جلسہ انتظامی مابعد میں بغرض تصفیہ پیش کرے۔ اگر یہ رپورٹ کسی وجہ سے پیش نہ کی جائے گی یا پیش نہ ہوگی تو ناظم کا یہ انتظام کالعدم ہو جائے گا۔

(ز) اگر تاریخ معینہ پر کسی مجلس انتظامی کے نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے کارروائی مکمل نہ ہو سکے تو ناظم کو چاہیے کہ فوراً دوسرے جلسہ کا اعلان کرے جس کی مہلت کم از کم دس یوم کی ہو اور یہ جلسہ مجاز ہوگا کہ بلحاظ آراے موصولہ و آراے اراکین حاضر تمام ان امور کا فیصلہ کردے جو جلسہ سابق میں پیش ہونے والے تھے خواہ نصاب اس جلسہ کا پورا ہو یا نہ ہو۔

(ح) عدالت کی ہر ایک کارروائی جو منجانب یا بمقابلہ ندوہ کی جائے گی وہ منجانب ناظم یا بنام ناظم ہوگی اور جملہ اقرار نامے اور دستاویزیں جو ندوۃ العلماء کی طرف سے تحریر ہوں ان پر ناظم کے دستخط ہوں گے۔

(ط) ناظم کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے بحیثیت ناظم ایک یا زائد مختار عام یا خاص یا کارندہ واسطے انتظام جائداد موقوفہ یا مملوکہ ندوہ یا واسطے پیروی کارروائی عدالت کے بذریعہ مختار نامہ وغیرہ باضابطہ مقرر کرے یا ان کو علاحدہ کرے۔ اور جو مختار یا کارندہ اس طرح مقرر ہوگا اس کے تقرر یا اختیارات پر ناظم کی علاحدگی کا کچھ اثر نہ ہوگا بلکہ اس کا تقرر منجانب ندوۃ العلماء متصور ہوگا۔

(ی) <u>ہر جلسہ عام و مجلس انتظامی کی روداد ناظم مرتب کرے گا اور اس کے مابعد کی مجلس انتظامی میں بغرض تصدیق اُس کو پیش کرے گا۔</u>

(ک) ناظم کو اختیار رہے کہ اپنے اختیارات میں سے جس کو چاہے کلاً یا جزاً کسی مدت معین یا غیر معین کے واسطے نائب ناظم کو اور بصورت عدم موجودگی نائب ناظم کے کسی رکن انتظامی کو بذریعہ تحریر عطا کرے اور نیز جس وقت مناسب سمجھے ایسے اختیارات یا اختیار بذریعہ تحریر واپس لے۔

دفعہ ۳۸: نائب ناظم کا فرض ہوگا کہ ہر قسم کی صلاح و مشورہ سے ناظم کی مدد کرے۔

دفعہ ۳۹: جب ناظم لکھنو سے باہر چلا جائے گا تو نائب ناظم ناظم کے فرائض کو انجام دے گا اور اس کے اختیارات کو عمل میں لانے کا مجاز ہوگا، اور اپنی موجودگی میں ناظم اپنے فرائض اختیارات میں سے جو سپرد کردے گا اس کو انجام دینے کا ذمہ دار رہے گا۔ مگر ان ہر دو صورتوں میں نائب ناظم کو لازم ہوگا کہ اگر ناظم نے کوئی ہدایت یا رائے کسی امر کے متعلق ظاہر کردی ہو تو اس کے خلاف عمل نہ کرے اور ناظم کی ذمہ داری بہرحال

قائم رہے گی۔

دفعہ۴۰: جب ناظم کا عہدہ خالی ہو جائے تو تا تقرر ناظم جدید نائب ناظم قائم مقام ناظم ہوگا اور اُس کے عام فرائض کو انجام دے گا اور پورے اختیارات بھی وہی اس کو حاصل ہوں گے جو ناظم کو حاصل ہیں۔

(د) معتمدین صیغہ

دفعہ۴۱: ہر صیغہ کا معتمد اپنے صیغہ کا ناظم ہوگا۔ اس کے اختیارات و فرائض وہ ہوں گے جو مجلس نظامت اس کے سپرد کرے مگر معتمد کے احکام کی ترمیم و تنسیخ کا مجلس نظامت کو اختیار ہوگا۔

دفعہ۴۲: ہر صیغہ کے متعلق مجلس نظامت کی تجاویز کو عمل میں لانا اس صیغہ کے معتمد کے ذمہ ہوگا اور کل ملازمین متعلقہ صیغہ اس کے ماتحت ہوں گے اور دس روز تک کی رخصت جملہ ملازمین صیغہ کی اُس کے حکم سے منظور ہوا کرے گی۔ لیکن اس سے زیادہ دن کی رخصت اس کی رپورٹ پر مجلس نظامت کے اختیار میں ہوگی اور سو روپیہ ماہوار اور اس سے زائد تنخواہ کے ملازمین کے تقرر کے لیے مجلس انتظامی کی منظوری ضروری ہوگی۔

دفعہ۴۳: ناظم کے ان تمام احکام کی پابندی جملہ معتمدین پر لازم ہوگی جو وہ مطابق دستور العمل یا کسی تجویز منظور کردہ مجلس انتظامی کے جاری کرے اور ناظم جو فرائض و اختیارات اپنے اختیارات و فرائض میں سے بذریعہ تحریر کسی صیغہ کے معتمد کو سپرد کر دے وہ ان کی انجام دہی کا ذمہ دار ہوگا، جہاں تک کہ وہ اُس کے مخصوص صیغہ کے امور سے متعلق ہوں۔

دفعہ۴۴: تمام کاغذات و دستاویزات جن کا کسی خاص صیغہ سے بھی تعلق ہو وہ بھی دیگر کاغذات و دستاویزات ندوۃ العلماء کے ساتھ دفتر ندوۃ العلماء میں بہ نگرانی ناظم رہیں گے، مگر ہر صیغہ کے کاغذات جدا جدا ہر محرر صیغہ کی سپردگی میں رکھے جائیں گے تاکہ ہر صیغے کا معتمد اپنے اپنے صیغے کے کاغذات کو دیکھ سکے اور وقت پر اس سے کام لے سکے۔

دفعہ۴۵: علاوہ اخراجات منظور شدہ بجٹ صیغہ کے اتفاقی اخراجات کی ۲۵ روپیہ تک معتمد باختیارِ خود کر سکتا ہے مگر ایسا خرچ دائمی نہ ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے خرچ دائمی کی ضرورت درمیان سال کے پیش آئے جو بجٹ میں نہ ہو تو معتمد صیغہ مجلس نظامت سے اس کو منظور کرا کے ناظم کے پاس واسطے منظوری مجلس انتظامی کے ارسال کرے گا اور بعد منظوری مجلس نظامت کے بانتظار منظوری مجلس انتظامی جائز ہوگا کہ مجلس نظامت اُس کے صرف کرنے کا حکم دے دے۔

نمبر (۵)
منقح حسابات وغیرہ

دفعہ ۴۶: منقح حسابات کا یہ فرض ہوگا کہ حسابات سالانہ کی جانچ کرے کہ آیا کل آمدنی وخرچ صحیح صحیح درج کیا گیا اور جوڑا گیا ہے اور کل صیغوں کی آمدنی پوری پوری شامل کی گئی ہے اور کل خرچ قاعدہ کے مطابق ہوا ہے اور کل کاغذات حساب حسب قاعدہ مرتب کیے گئے ہیں یا نہیں، اور ہر امر کی بابت اپنی رائے ایک سالانہ رپورٹ میں ظاہر کرے۔

نمبر (۶)
قواعد جلسہ ہائے ندوۃ العلماء

(الف) جلسہ ہائے عام

دفعہ ۴۷: جلسہ عام سالانہ سال میں ایک مرتبہ کسی ایسے مقام اور ایسے وقت پر منعقد ہوگا جس کو مجلس انتظامی نے ایک مہینہ پہلے تجویز کر دیا ہو، مگر مجلس انتظامی کو اختیار ہے کہ کسی وجہ سے کسی سال سالانہ جلسہ ملتوی کر دے۔

دفعہ ۴۸: جلسہ عام سالانہ کے علاوہ جو جلسہ عام ہوگا، وہ جلسہ عام غیر معمولی ہوگا۔

دفعہ ۴۹: مجلس انتظامی کو اختیار ہوگا کہ جب مناسب سمجھے جلسہ عام غیر معمولی منعقد کرے۔

دفعہ ۵۰: جلسہ ہائے عام کے متعلق تعین مقام وتاریخ وترتیب فرد کارروائی و دیگر ہر قسم کا کام مجلس انتظامی کی تجویز کے موافق ہوا کرے گا، لیکن مقام اور تاریخ مقرر ہونے کے بعد دیگر ہر قسم کے انتظام کرنے میں مقامی ارکان اور معین الندوہ یا کمیٹی استقبالی کو شامل مشورہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۵۱: فردکارروائی جلسہ عام مرتبہ مجلس انتظامی روزانہ جلسہ میں ناظم شائع کرے گا، جس میں ہر تجویز کنندہ و تائید کنندہ کا نام اور مقرر اور نثر اور نظم سنانے والے کا نام درج ہوگا۔

دفعہ ۵۲: جلسہ عام میں ہر ایک مذہب و ملت کا آدمی شریک ہوسکتا ہے مگر ووٹ دینے کا اختیار صرف اراکین، سرپرستوں اور حامیوں کو ہوگا۔

دفعہ ۵۳: جلسہ عام سالانہ میں امور مندرجہ ذیل پیش ہوں گے:

(الف) رپورٹ سال گذشتہ مع جمع وخرچ مرتبہ ناظم جس میں سال گذشتہ کے مفصل حالات درج ہوں گے۔

(ب) تمام صیغوں کی صیغہ وار علاحدہ رپورٹیں مرتبہ معتمد صیغہ متعلقہ

(ج) تجاویز متعلق مقاصد ندوۃ العلماء قابل تعمیل سال آئندہ

(د) مضامین نظم و نثر مفید اسلام و اہل اسلام

(ب) مجلس انتظامی

دفعہ ۵۴: ہر سہ ماہی میں ایک مرتبہ ارکان انتظامی کا معمولی جلسہ ہونا لازم ہے، مجلس انتظامی غیر معمولی جب ناظم ضروری سمجھے یا پانچ رکن انتظامی بالاتفاق اس کی طلبی کی تحریک کریں تو طلب کی جائے۔ اور جب اراکین انتظامی مجلس انتظامی کے غیر معمولی جلسے کی تحریک کریں تو ان کو لازم ہوگا کہ اغراض جلسہ کی توضیح بھی کر دیں اور ناظم کے پاس اپنی دستخطی تحریک بھیج دیں۔ اگر تحریک مذکور کے ارسال کے ایک ماہ کے اندر ناظم یہ غیر معمولی جلسہ نہ طلب کرے تو تحریک کنندگان کو یا کسی پانچ اراکین انتظامی کو اختیار رہوگا کہ خود اپنے دستخط سے بہ پابندی دیگر قواعد دستورالعمل ہذا غیر معمولی جلسہ طلب کر کے منعقد کریں۔

نمبر (۷)

طریقہ کارروائی جلسہ ہائے ندوۃ العلماء

(الف) قواعد عام

دفعہ ۵۵: ناظم کو لازم ہوگا کہ ہر جلسہ عام و مجلس انتظامی و مجلس ماتحت کے انعقاد کی تاریخ و مقام کی اطلاع ہر اس شخص کو دے جو بموجب دستور العمل ہذا اس میں شرکت کا حق رکھتا ہو۔ لیکن اگر کسی سبب سے کسی ایسے شخص کے پاس اطلاع نہ پہنچے تو صرف اس کی وجہ سے کسی جلسہ کی کارروائی ناجائز نہ ہوگی۔

دفعہ ۵۶: کوئی تجویز اس وقت تک قابل لحاظ نہ ہوگی اور نہ اس پر مباحثہ ہو سکے گا جب تک کہ جلسہ میں اس کی تحریک اور تائید نہ ہو۔

دفعہ ۵۷: ایک تجویز پر ایک رکن صرف ایک بار تقریر کر سکتا ہے مگر تجویز کرنے والا بشرط ضرورت آخر میں دوبارہ تقریر کرنے کا مجاز ہوگا۔

دفعہ ۵۸: صدر انجمن مجاز ہوگا کہ وہ تقریروں کے لیے وقت مقرر کرے اور اس کی پابندی مقرر پر لازم ہوگی۔

دفعہ ۵۹: صدر انجمن کے احکام کی پابندی جو دستور العمل ہذا کے خلاف نہ ہوں ہر شخص پر لازم ہوگی اور جو شخص جلسہ میں دستور العمل ہذا و احکام صدر کے اگر خلاف ورزی کرے گا اس کو جلسہ سے علاحدہ کرنے کا صدر انجمن جلسہ کو اختیار ہوگا۔

دفعہ ۶۰: کوئی مقرر ایسی تقریر کا مجاز نہیں جو کسی شخص یا فرقہ کی توہین یا دل شکنی کا باعث ہو۔ اگر ایسا ہوا تو صدر کو لازم ہوگا کہ فوراً تقریر کو روک دے۔

دفعہ ۶۱: اگر کسی وقت دو مقرر ایک ساتھ تقریر یا اظہار رائے کے لیے کھڑے ہو جائیں تو صدر ان میں سے جس ایک کو چاہے تقریر کی اجازت دے، صدر کو یہ بھی اختیار ہے کہ دوران تقریر میں جب چاہے کسی مقرر کو تقریر کی ممانعت کر دے۔

دفعہ ۶۲: سوائے ان امور کے کہ جن کے لیے خاص قاعدہ دستور عمل ہذا میں معین ہے، ہر امر کثرت رائے کے

موافق طے ہوگا اور بصورت تساوی آرا کے صدر جلسہ کو پھر ایک رائے دینے کا حق ہوگا اور اُسی کی رائے کے موافق فیصلہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۶۳: جب تک کہ کم سے کم دو ارا کین شمارِ آرا کے طالب نہ ہوں، کسی تجویز کی تحریک و تائید اور اس پر گفتگو ہونے کے بعد صدر جلسہ کا اعلان کر دینا کہ وہ تجویز جلسہ نے منظور کر لی اور کتاب روداد و جلسہ میں اس منظوری کا درج ہو جانا اس امر کا کافی ثبوت ہوگا کہ وہ تجویز پاس ہوگئی بلا دریافت یا اندراج اس باب کے کہ کس قدر آرا اس کے موافق ہیں اور کس قدر خلاف۔

دفعہ ۶۴: اگر کم سے کم دو رکن شمارِ آرا کے طالب ہوں گے تو صدر جلسہ موافق اور مخالف آرا کو شمار کرے گا۔

دفعہ ۶۵: جو ارا کین شریک جلسہ نہ ہو وہ مجاز ہوں گے کہ اپنی تحریری راے بند لفافوں میں بنام ناظم ارسال کریں۔ اور جو ایسی تحریری رائیں جلسہ کے وقت سے پہلے ناظم کے دفتر میں پہنچ جائیں گی ان رایوں کا ایک نقشہ جس میں علاحدہ علاحدہ سب امور مندرجہ فرد کاروائی کی بابت رائیں درج ہوں ناظم تیار کرے گا اور ان نقشوں کو مع اصلی رایوں کے جلسہ کے شروع میں صدر جلسہ کے روبرو رکھ دے گا اور بروقت شمارِ راے وہ رائیں وہی اثر رکھیں گی جو موجودہ ممبروں کی رائیں رکھتی ہیں۔

دفعہ ۶۶: کوئی امر جدید جو درج فرد کاروائی جلسہ نہ ہو اس وقت تک پیش نہ ہو سکے گا جب تک کہ ناظم اس اطمینان کے بعد کہ وہ قواعد اور اغراض ندوہ کے خلاف نہیں ہے صدر سے اجازت کی درخواست کرے اور صدر اجازت دے دے۔

(ب) قواعد خاص متعلقہ جلسہ ہاے عام

دفعہ ۶۷: جلسہ ہاے عام کے لیے مجلس انتظامی ایک مہینہ پیشتر مقام مقرر کر کے اس کی تاریخ کی اطلاع دے گی۔

دفعہ ۶۸: ہر جلسہ عام میں ہر مذہب و ملّت کا آدمی باجازت ناظم شریک ہوسکتا ہے اور صدر کو اختیار ہے کہ کسی ایسے شخص کو کسی معاملہ میں اظہار خیال کی اجازت دے اور درخواست کرے۔

دفعہ ۶۹: جلسہ ہاے عام کا نصاب پچیس ارکان سے پورا ہوگا۔

(ج) قواعد خاص متعلقہ مجلس انتظامی

دفعہ ۷۰: ہر جلسہ کی تاریخ و مقام کی اطلاع مع فرد کارروائی کے جو ایسی وضاحت سے لکھی جائے گی کہ جس پر باہر

کے اراکین راے قائم کر کے تحریری رائیں بھیج سکیں، کم سے کم پندرہ دن قبل ناظم اپنے دستخط سے جملہ اراکین کے پاس روانہ کرے گا اور جب تک کوئی خاص وجہ مانع نہ ہو مجلس انتظامی کے تمام جلسے دارالعلوم ندوۃ العلماء کی عمارت میں منعقد ہوں گے۔

دفعہ ۷۱: مجلس انتظامی کا نصاب سات اراکین کی موجودگی سے پورا ہوگا بشرطیکہ ہر مجلس انتظامی میں علما کی تعداد غالب ہو اور یہ ضروری ہے۔

دفعہ ۷۲: ہر مجلس انتظامی کا صدر انجمن ارکان موجودہ میں سے کثرت راے سے منتخب کرلیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ طبقہ علما میں سے ہو۔

(د) قواعد خاص متعلقہ دیگر مجالس ماتحت

دفعہ ۷۳: معمولاً مجالس ماتحت کا نصاب تین اراکین سے پورا ہوگا اور اگر صرف تین اراکین کی مجلس ہے تو دو اراکین سے نصاب پورا ہوگا۔

دفعہ ۷۴: ہر مجلس ماتحت کو اپنے ارکان میں سے ایک شخص صدر جلسہ مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۷۵: مجالس ماتحت کے جلسہ کی تاریخ ومقام کی اطلاع ایک روز قبل دینا کافی ہوگا۔

نمبر(۸)

آمدنی ومصارف

دفعہ۷۶: سرمایہ ندوۃ العلماء اوراس کے شعبوں کا مثل دار العلوم وتعمیرات وغیرہ وغیرہ کے سب علاحدہ علاحدہ رہے گا یعنی صیغہ واران کا اندراج ہوگا۔

دفعہ۷۷: ندوۃ العلماء اوراُس کے ہر صیغہ وشعبہ کی کل آمدنی براہ راست معتمد مال کے پاس جانی چاہیے۔اگرکسی دوسرے عہدہ داریا ملازم کے نام منی آرڈر، خطوط یا رجسٹری کے ذریعہ سے کوئی رقم متعلقہ ندوہ یا کسی صیغہ ندوہ کی وصول ہوجائے تو اس کو لازم ہوگا کہ فوراً معتمد مال کے پاس روانہ کرکے اس کی رسید حاصل کرے۔

دفعہ۷۸: رسیدیں تمام رقوم وصول شدہ کی مہری ندوۃ العلماء دستخطی معتمد مال معطی چندہ کو دی جائے گی اور بدون مہر اور دستخط مذکور کے جائز نہیں ہوں گی اور رسید دینے والا قابل باز پرس ہوگا، البتہ سفرا اور امیر الوفد ندوۃ العلماء اپنے قاعدہ کے موافق عارضی رسیدیں دیں گے۔

دفعہ۷۹: ہر صیغہ کے معتمد کو لازم ہوگا کہ آخر ماہ اکتوبر تک اپنے اپنے صیغوں کے لیے تخمینۂ اخراجات سال آئندہ بنا کر معتمد مال کے پاس روانہ کرے اور معتمد مال کو لازم ہوگا کہ ۱۵ نومبر تک بجٹ تیار کرکے مجلس مال میں پیش کردے اوراس کی منظوری کے بعد ناظم کے پاس واسطے منظوری مجلس انتظامی کے فوراً ارسال کردے۔

دفعہ۸۰: جو بجٹ سالانہ اخراجات کا مجلس مال بعد منظوری جلسہ انتظامی کے جاری کرے گی اس کی پابندی ہر صیغہ میں لازم ہوگی، البتہ خاص مجبوری کی حالتوں میں مجلس مال کو بعد منظوری جلسہ انتظامی کے اس کی کمی بیشی کا اختیار ہوگا اور ناظم کو بمشورہ معتمدین بجٹ کے حدود کے اندر کسی رقم کا ایک صیغہ سے دوسرے صیغہ میں منتقل کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ۸۱: ندوۃ العلماء کا حسابی سال کا آغاز اپریل سے ہوگا۔

دفعہ۸۲: بعد ختم سال کے معتمد مجلس مال سالانہ حساب مرتب کرکے آڈیٹر کی تصدیق کے بعد مجلس نظامت میں پیش کرے گا اوراس کی منظوری کے بعد اس کو ناظم کے پاس قبل تعین تاریخ جلسہ انتظامی کے جو سال کی پہلی سہ ماہی میں ہوگا بھیج دے گا۔

نمبر(۹)

رجسٹر و کتب

دفعہ۸۳: حسب ہدایت و تجویز مجلس انتظامی ناظم و معتمدین صیغہ رجسٹر و کتب حسابات وغیرہ مرتب رکھیں گے۔

نمبر(۱۰)

ملازمین ندوۃ العلماء

دفعہ۸۴: تمام ملازمان ندوۃ العلماء و دار العلوم مجالس ہائے ماتحت کا تقرر حسب دفعہ ۳۵ ضمن ۲ دستور العمل ہذا ہوا کرے گا۔

دفعہ۸۵: تمام ملازمین جن کی تنخواہ پچیس روپے یا اس سے کم ہو، معتمد صیغہ متعلقہ کے حکم سے مقرر رہوں گے۔

دفعہ۸۶: جن ملازمین کی تنخواہ پچیس روپیہ یا اس سے کم ہو وہ بہ سفارش معتمد صیغہ متعلقہ ناظم ندوۃ العلماء کے حکم سے مقرر رہوں گے۔

دفعہ۸۷: جن ملازمین کا تعلق کسی خاص صیغہ سے نہیں ہے تو اگر ان کی تنخواہ پچیس روپیہ یا اس سے کم ہو تو ناظم کے حکم سے اور جن کی تنخواہ اس سے زیادہ ہو تو اس کا تقرر بہ سفارش ناظم مجلس نظامت سے ہوگا۔

دفعہ۸۸: جب کسی ملازم سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جس سے ندوۃ العلماء کا نقصان ہو یا اس سے ادائے فرض میں کوتاہی ہو جس سے اس کی تنخواہ رائیگاں ہونے کا خیال ہو یا وہ تعمیل احکام میں ایسی لاپروائی کرے جس سے نظم و نسق عہدہ داران میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو یا کسی بدچلنی کا مرتکب ہو تو اول اس کو اس کے جرم سے اطلاع دی جائے گی اور اس سے جواب تحریری لیا جائے گا۔ اگر اس کا جواب شافی نہ ہو تو تا حکم اخیر وہ ایک ماہ کے لیے معطل کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ۸۹: جس ترتیب سے اختیار تقرر ہے اسی ترتیب سے اختیار تعطل بھی عمل میں آئے گا، مگر ملازم معطل شدہ کو اختیار ہوگا کہ وہ افسر بالا دست سے مرافعہ کرے اور اگر افسر بالا دست اس کی معطّلی نامناسب قرار دے تو ملازم معطل شدہ زمانہ معطّلی کی تنخواہ پانے کا مستحق ہوگا۔

دفعہ۹۰: اگر کسی ملازم سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو جس کی وجہ سے اس کا موقوف کرنا ضروری ہو تو اول اس سے جواب تحریری لیا جائے گا، اگر وہ جواب شافی نہ دے تو ملازم بطریق ذیل موقوف کیا جاسکتا ہے:

(الف) دس روپیہ تنخواہ تک کا ملازم بہ تجویز افسر متعلقہ و منظوری ناظم

(ب) پچیس روپیہ تنخواہ کا ملازم بہ تجویز ناظم و منظوری مجلس نظامت

(ج) پچیس روپیہ سے زیادہ تنخواہ کا ملازم بہ تجویز مجلس نظامت و منظوری مجلس انتظامی

دفعہ۹۱: جب کوئی ملازم اپنے کام کے انجام دینے کے قابل نہ رہے تو وہ بھی اسی ترتیب کے ساتھ جو موقوفی کے لیے معین ہے سبک دوش کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ۹۲: جب کوئی ملازم سبک دوش کیا جائے تو اس کو ایک ماہ کا نوٹس قبل موقوفی کے دیا جائے گا، ورنہ بعد موقوفی کے ایک ماہ کی تنخواہ دی جائے گی۔

دفعہ۹۳: تمام ملازمین جو ندوۃ العلماء کی ملازمت اختیار کریں گے، ان قواعد کے پابند سمجھے جائیں گے جو اُس وقت یا آئندہ نافذ ہو۔

نمبر(۱۱)

متفرقات

دفعہ۹۴: اگر اراکین انتظامی کی کوئی جگہ کسی سبب سے علاوہ انقضاے مدت کے خالی ہو جائے تو تا انتخاب جدید باقی اراکین اپنے فرائض واختیارات کو عمل میں لائیں گے۔

دفعہ۹۵: جو تجویز کسی جلسہ عام یا مجلس انتظامی یا مجلس ماتحت میں منظور ہو چکی ہو یا جو فعل کوئی شخص بطور سرپرست یا حامی یا رکن عام یا رکن انتظامی یا عہدہ دار اعزازی کے عمل میں لا چکا ہو، وہ تجویز یا فعل گذشتہ باوجود اس کے کہ بعد میں اس جلسہ یا مجلس انتظامی یا مجلس ماتحت کے انتخاب یا انعقاد میں یا اس سرپرست یا رکن انتظامی یا عہدہ دار کے انتخاب میں کوئی نقص ظاہر ہو اسی طرح جائز متصور ہوگا کہ گویا اس کے انتخاب یا انعقاد میں کوئی نقص نہ تھا۔

دفعہ۹۶: کوئی جائداد موقوفہ کسی حالت میں نہ فروخت کی جائے گی نہ اس کی آمدنی وقف کنندہ کے معین کردہ مصارف کے سوا کسی اور مصرف میں صرف کی جائے گی؛ البتہ جائداد خرید کردہ مملوکہ ندوۃ العلماء وشعبہ ہاے ماتحت کی خرید وفروخت مجلسی انتظامی کے تین ربع آرا کے اتفاق سے ہو سکے گی۔

دفعہ۹۷: ہر قسم کی خط وکتابت منجانب ندوۃ العلماء جس صیغے سے بھی متعلق ہو دفتر نظامت کے ذریعے سے ہوگی۔

دفعہ۹۸: ندوۃ العلماء کی ایک مہر ہوگی جو بہ نگرانی ناظم سردفتر کی سپردگی میں رہے گی اور ناظم اس کے استعمال کا ذمہ دار ہوگا۔ ترمیم وتنسیخ قواعد وضوابط ہذا کا اختیار صرف مجلس انتظامی کو ہے مگر معمولی غلبہ راے کافی نہ ہوگا، بلکہ تین ربع اراکین حاضر وآراے موصولہ کا اتفاق اس کے لیے ضروری ہوگا۔